مرکزی
میڈیا آفس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

جمعہ، 23 شوال، 1442ھ | 04/06/2021 | نمبر: 1442 AH/037

پریس ریلیز

بھارت کی نیشنل انوسٹی گیشن ایجنسی خلافت کی بحث کو جرم اور قابل سزا سمجھتی ہے جس پر کروڑوں مسلمان ایمان رکھتے ہیں!

(ترجمہ)

29 مئی 2021 کو بھارتی نیشنل انوسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے 31 سال کے محمد اقبال کے خلاف الزامات کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسلامی ممالک میں خلافت کے نظام کے متعلق "فیس بک پر ناقابل قبول پیغامات پھیلا رہا ہے، اور بات چیت کی مجالس منعقد کر رہا ہے"، جبکہ یہ وہ نظام ہے جسے قائم کرنے کی حزب التحریر کوشش کر رہی ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ یہ الزامات بھارتی قانون اور دیگر فوجداری قوانین کے مطابق ہیں۔ (اکنامک ٹائمز)

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ بھارتی نیشنل انوسٹی گیشن ایجنسی کے اہلکار حزب التحریر اور اس کے اراکین کے خلاف "دہشگردی" کے الزامات گھڑنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ سبق لیتے، اپنی غلطی سے رجوع کرتے اور اپنی توانائیاں اُن معاملات پر لگاتے جن سے لوگوں کو فائدہ ہوتا، انہوں نے اب ایک نیا الزام گھڑ لیا ہے جس کو صرف گستاخی ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ لٰہذا اب ایک ایسے ملک میں جو خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلوانے میں فخر محسوس کرتا ہے، **"لوگوں سے بات چیت کرنے اور فیس پر لکھنے"** کو الزام بنا دیا گیا ہے جس پر سزا دی جانی چاہیے!

مودی حکومت کی جانب سے اپنی متعصبانہ پالیسیوں پر عمل درآمد کے لیے سیکیورٹی سروسز کا استعمال اتنا عام ہو چکا ہے کہ ہم اطمینان سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ اس کے ادارے "لاء آف دی انسٹرومنٹ" (ہر مسئلے کے لیے ایک ہی حل استعمال کرنا) کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ لاء آف دی انسٹرومنٹ، 'ماسلو کا ہتھوڑا' (Maslow's hammer)، جس کے متعلق ماسلو نے کہا تھا، "مجھے لگتا ہے کہ یہ فتنہ انگیز ہے، اگر آپ کے پاس صرف ایک ہی آلہ، ہتھوڑا ہے، تو ہر چیز کے ساتھ ایسا سلوک کرنا جیسے وہ کیل ہو"۔ لٰہذا مودی حکومت اور اس کی ایجنسیاں متعصب پالیسیوں سے اس حد تک متاثر ہو چکی ہیں کہ وہ ہر مسلمان کو، جو اپنے دین کے حوالے سے پُرجوش ہے اور اپنی امت سے محبت کرتا ہے، ایک کیل کے طور پر دیکھتی ہیں، جس پر ہتھوڑا مارا جانا لازمی ہے۔ ریاستی ایجنسیوں کو ایک موثر قوت مدافعت کے نظام کی طرح ہونا چاہیے جو عوام کے مفادات کا تحفظ کرتی ہیں اور ان کو نقصان سے بچاتی ہیں، لیکن وہ تو خود ایک بیماری کی شکل اختیار کر گئی ہیں جو مریض کا موثر دفاع کرنے کے بجائے اس پر حملہ آور ہوتی ہیں!

یہاں ہم پوچھتے ہیں: کیا بھارتی حکومت جن چھ آزادیوں کے تحفظ کا دعویٰ کرتی ہے، کیا آزادی رائے اُن میں سے ایک آزادی نہیں ہے؟ تو کیوں مقامی پولیس ایک ایسے شخص کو گرفتار کرتی ہے جو **"لوگوں سے بات چیت کرتا اور فیس پر لکھتا ہے"**؟! جب حکام پر یہ بات واضح ہو گئی یہ معاملہ آزادی رائے کا ہی ہے تو پھر انہوں نے اس معاملے کو کیوں انسدادِ دہشت گردی کی ایجنسی، بھارتی نیشنل انوسٹی گیشن ایجنسی، کو بھیجا؟! یہ کس قسم کا انصاف ہے جو خود سے ہی متصادم ہے؟! نئی دہلی کی حکومت غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے ایکٹ کے وسیع، سخت اور حد سے زیادہ استعمال میں کس حد تک جانا چاہتی ہے؟ کیا یہ کسی بھی قسم کے استدلال سے عاری ہو چکی ہے؟ بھارت کے مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگوں کے درمیان کسی حد تک جو ایک کمزور اور نازک امن بچا ہے، یہ حکومت اسے بھی ختم کر دینا چاہتی ہے؟!

کیا یہ کافی نہیں ہے کہ مودی سرکار نے بھارتی عوام کو خوفناک بحرانوں میں مبتلا کر دیا ہے اور اُن کے امور سے بے مثال غفلت کا مظاہرہ کر رہی ہے؟ اب وہ کیوں دنیا کے اربوں مسلمانوں کے ساتھ اپنے معاملات کو خراب کر کے اپنے لیے مزید پریشانی پیدا کرنا چاہتی ہے؟ کیا نئی دہلی میں حکومت کو یہ احساس نہیں ہے کہ خلافت اب عوامی رائے عامہ ہے جو پوری دنیا میں ہر مسلمان گھر میں پھیلی ہوئی ہے؟! کیا مودی بھول گئے کہ خود گاندھی، جب انہوں نے برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی دیکھنا چاہی تو خلافت کی سالمیت کو بطور مقصد اپنایا؟ کیا اب مودی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ گاندھی نے جو کیا تھا، اُس پر وہ سزا کے مستحق ہیں؟!

ہم ہندوستان کے عقلمندوں اور ہوشمندوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ خود کو مودی حکومت کی تباہ کن پالیسیوں سے الگ کر لیں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ مودی اور ان کے ساتھی انتخابی ووٹوں کو راغب کرنے کی اپنی خواہش اور اقتدار کی ہوس میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ انہوں نے عوام میں اس سوچ کو پروان چڑھایا کہ کورونا وائرس وبائی مرض کا خطرہ ختم ہو گیا ہے جبکہ حکومت کو ان کی دیکھ بھال کے حوالے سے اقدامات کرنے چاہیے تھے؟ اقتدار کی ہوس میں، کیا مودی اور اس کے وفد نے لوگوں کو بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار نہ کرنے کی ترغیب دے کر انہیں موت کے حوالے نہیں کیا؟! یہ سب کچھ

حزب التحریر آفیشل ویب سائٹ: http://www.hizb-ut-tahrir.org
ویب سائٹ آفس حزب التحریر میڈیا: http://www.hizb-ut-tahrir.info
موبائل فون: 0096171724043
ٹیلی فون/فیکس: 009611307594
ای میل: ws-cmo@hizb-ut-Tahrir.info

اس کے علاوہ ہے جس میں مودی اور اس کے ساتھیوں کی انتہائی متعصبانہ تقاریر پورے بھارت میں نشر کی جاتی ہیں، جس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا ہونے پر اکسایا جاتا ہے تا کہ وہ انتخابی ووٹ حاصل کر سکیں۔ اسی قسم کی تقاریر نے دوسرے ممالک کے پورے معاشروں کو ریزہ ریزہ کر دیا، اور اب یہ بھارت کے نازک استحکام کو نقصان پہنچانے اور ملک کے مختلف گروہوں کے لوگوں کے درمیان موجود نازک تعلقات کو خراب کرنے کے درپے ہیں۔ بھارت کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے مفاد میں ہے کہ وہ اپنے ہمسائیہ مسلمانوں سے اچھے تعلقات رکھیں۔ اسلامی امت اپنی نشاۃ ثانیہ کی تیاریاں کر رہی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے اور رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے مطابق جلد دوسری خلافت راشدہ قائم ہو گی۔ جب امت نشاۃ ثانیہ حاصل کر لے گی، تو امت اپنے خلاف ہونے والی تمام ناانصافیوں اور مظالم کا حساب لے گی، اور یہ دیکھے گی کہ کس نے اُمت کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور کس نے اُن پر مظالم کیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، ﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَاراً فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ **"کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ دیکھتے جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا۔ (حالانکہ) وہ ان سے کہیں زیادہ طاقتور اور زمین میں نشانات (بنانے) کے اعتبار سے بہت بڑھ کر تھے۔ تو جو کچھ وہ کرتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آیا"** (غافر: 82)۔

حزب التحریر کا مرکزی میڈیا آفس ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ حزب التحریر ایک عالمی سیاسی جماعت ہے جو اسلامی دنیا میں نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے دوبارہ قیام کے لیے سیاسی وفکری جدوجہد کر رہی ہے۔ اپنے قیام کے دن سے حزب التحریر اس بات کو اچھی طرح سے سمجھتی آ رہی ہے کہ سچے اور گہرے افکار اسی وقت اختیار کیے جاتے ہیں جب دماغ انہیں پڑھیں اور ان کے نفاذ کا مشاہدہ کیا جائے تا کہ انہیں دل سے قبول کیا جا سکے۔ یہی وہ سچا طریقہ کار ہے جس کے تحت افکار انفرادی اور اجتماعی رویوں کو بدلتے ہیں، اور رویے تبدیل ہو کر اعلیٰ رویے بن جاتے ہیں۔

اسی طرح ہمیں یقین ہے کہ صرف اسلام اور خلافت ہی وہ نظام ہے جو بھارت کے عوام سمیت انسانیت کو اس افراتفری کی حالت سے بچانے کے قابل ہے، جہاں حکمران محض اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے ہی لوگوں کو تباہ کرتے ہیں۔ لہٰذا، ہر ایک شخص جو اپنے لوگوں کے ساتھ وفادار ہے، ضرور اُس بات کو سنیں جو حزب التحریر پیش کر رہی ہے جو کہ ہمارے آقا محمد ﷺ کی زندگی کے طرز زندگی پر مبنی ایک جامع نقطہ نظر ہے۔ ہم یہ یاد کرانا چاہتے ہیں کہ جب برصغیر پاک وہند پر انصاف پر مبنی اسلام کی حکمرانی تھی، تو اس نے غیر معمولی امن، سلامتی اور خوشحالی دیکھی۔ بے شک، وہ دن جلد آنے والا ہے جس دن مسلمان دنیا میں ایک بار پھر اللہ کے حکم سے اصلاح کریں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، ﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾ **"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے"** (الحج: 41)۔

انجینئر صالح الدین عضاضہ

ڈائریکٹر مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر